رسائل و مسائل

قریبی اَعِزّہ سے پردہ

پردہ کا مسئلہ درپیش ہے۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

۱۔ ایک گھر میں والدین کی موجودگی میں رہنے والے شادی شدہ بھائیوں کی بیویاں اپنے دیور، جیٹھ سے چہرہ کا مکمل پردہ کریں یا صرف اظہار زینت سے پرہیز کریں یعنی سر، کان، گردن اور سینہ پر کپڑا اوڑھے رہیں۔

۲۔ جس حدیث میں دیور کو موت کہا گیا ہے اس کو بعض حضرات ضعیف سمجھتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ جو ہستی تمام انسانوں کو جوڑنے والی ہو وہ خاندان کو پھاڑنے کی بات نہیں کرسکتی۔ اس حدیث سے خاندان میں بدظنی پیدا ہوتی ہے اور بدظنی سے آپس میں نفرت اور بیگانگی پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث میں جگہ جگہ حسن ظن، محبت اور یگانگت کا درس ہے۔ اسلام دین رحمت ہے نہ کہ زحمت اور والدین کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

دیور اور دوسرے قریبی عزیز و اقارب سے اصل حکم تو یہی ہے کہ چہرے کا بھی پردہ کیا جائے تاہم اس بات کی گنجائش ہے کہ اگر کسی برائی اور فتنے کا خطرہ نہ ہو تو بقدر ضرورت چہرے کا پردہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آج کل کے آزادانہ اختلاط سے پرہیز کرتے ہوئے اس گنجائش سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جب گھر میں کوئی نہ ہو تو دیور کو بھی گھر میں نہیں رہنا چاہیے اور اسی طرح دیگر غیر محرموں کو بھی تنہائی میں غیر محرم عورت سے نہیں ملنا چاہیے۔ حدیث شریف کا یہی مطلب ہے کہ بعض اوقات دیور اور دوسرے قریبی عزیز چونکہ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور ان پر اعتماد بھی ہوتا ہے اس لیے شیطان ان کو برائی میں زیادہ آسانی سے مبتلا کرسکتا ہے، لہٰذا انہیں زیادہ محتاط رہنا چاہیے۔ موجودہ دور میں تو محرموں کے ساتھ بھی برائی کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ اس لیے شرعی حدود کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ حسن ظن کے ساتھ شرعی تدابیر پر